تھیلا سیمیا اور اس سے بچاو کی تدابیر

تھیلا سیمیا ایک موروثی مرض ہے جو مریض اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتا ہے۔اس بیماری میں پیدائشی طور پر جسم میں خون بنانے کی صلاحیت یا تو کم ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔اسی بنیاد پر تھیلا سیمیا کی دو اقسام دیکھنے میں آتی ہیں۔پہلی وہ جس میں خون بنانے کی صلاحیت ایک عام انسان سے کم ہوتی ہے۔ اسے تھیلا سیمیا مائنر یا ٹریٹ کا نام دیا جاتا ہے۔دوسری قسم تھیلا سیمیا میجر کہلاتی ہے اور اس میں مریض کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی۔

تھیلا سیمیا مائنر

یہ بظاہر بے ضرر تکلیف ہے۔جس کی عموماً کوئی علامات نہیں ہوتیں۔مریض کے جسم میں نقص موجود ہوتا ہے جو کہ اُس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک سے حاصل کیا ہوتا ہے۔اس نقص کے باعث جسم میں خون بنانے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے لیکن اس سے مریض کے روزانہ کے معمولات پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ایسے افراد کی شناخت لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے ممکن ہو سکتی ہے۔ ایک جائزے کے مطابق پاکستان کی تقریبا 5% آبادی میں تھیلا سیمیا مائنر موجود ہے۔ ایسے افراد اپنا نقص اپنے بچوں میں بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

تھیلا سیمیا میجر

یہ مرض انتہائی شدید صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ایسے بچے ان والدین کے ہاں پیدا ہوتے ہیں جو تھیلا سیمیا مائنر میں مبتلا ہوں۔ بیمار بچے کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی۔ پیدائش کے تقریبا پہلے تین سے چھ ماہ تک بچے تندرست رہتے ہیں۔لیکن اس کے بعد جسم میں خون کی کمی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ایک سال کی عمر تک بچے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔اور اسکی نشوونما میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔جگر اور تلی بڑھنے سے بچے کا پیٹ پھول جاتا ہے۔بخار اور چھاتی میں سوزش کی تکلیف بھی عام ہوتی ہے۔ایسے مریضوں کی زندگی کا دارومدار نا حیات انتقالِ خون پر ہوتا ہے۔ایسے مریض کی تشخیص بھی لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے ممکن ہے۔

تھیلا سیمیا سے بچاؤ

تھیلا سیمیا ایک موروثی مرض ہے اس میں مبتلا افراد تھیلا سیمیا کا نقص اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتے ہیں اس مرض کا بچوں میں منتقل ہونا ایسے ہی ہے جیسا کہ بچوں کی شکل وصورت اپنے والدین سے ملتی ہے تھیلا سیمیا کے نقص کی وراثت کو سمجھنے کے لیے اس بات کو ذہن میں رکھیے کہ ہر انسان کے وجود کا ایک حصہ اسکے والد اور دوسرا حصہ والدہ کی طرف سے آتا ہے اسی طرح جسم میں خون بنانے کے عمل کا بھی ایک حصہ والد اور دوسرا والدہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔جس شخص کو تھیلا سیمیا مائنر ہو اس میں دونوں والدین میں سے کسی ایک کی جانب سے حاصل کیا جانے والا حصہ ناقص ہوتا ہے اسکے برعکس تھیلا سیمیا میجر کے بچوں میں دونوں والدین سے حاصل کیا جانے والا حصہ ہی ناقص ہوتا ہے۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل حقایق توجہ طلب ہیں۔

۱۔اگر دونوں والدین کو تھیلا سیمیا مائنر ہو تو اس بات کا 25% امکان ہوتا ہے کہ ان کا بچہ تھیلا سیمیا میجر کا مریض ہو سکتا ہے۔

۲۔والدین میں سے اگر ایک کو تھیلا سیمیا مائنر ہو اور دوسرا تندرست ہو تو ان کے ہاں تھیلا سیمیا میجر کا بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

۳۔دونوں والدین کو تھیلا سیمیا مائنر ہونے کی صورت میں اس بات کا 25+25=50% امکان ہوگا کہ ان کے بچے تھیلا سیمیا مائنر میں مبتلا ہوں گے اور 25% امکان ہوگا کہ بچے بالکل تندرست ہوں گے۔

۴۔کسی شخص کے تھیلا سیمیا مائنر یا میجر میں مبتلا ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے دیگر بہن بھائی اور نزدیکی رشتہ دار بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

تھیلا سیمیا سے بچاؤ کے لیے تدابیر

اوپر دی گئی تفصیل کی بنیاد پر تھیلا سیمیا سے بچاؤ کے لیے کئی طریقے اپنائے جا سکتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

غیر شادی شدہ افراد کو اپنا ٹیسٹ کروا کے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ آیا وہ اس نقص میں مبتلا ہیں کہ نہیں۔ اس کام کے لیے پاکستان کی پوری آبادی کا ٹیسٹ کرانا ناممکن ہے تاہم اس کا ایک آسان متبادل یہ ہو سکتا ہے کہ جس خاندان میں تھیلا سیمیا میجر کا کوئی مریض ہو اس خاندان کے ہر شخص پر تھیلا سیمیا کا ٹیسٹ کیا جائے تجربے نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اس طریقہ کار پہ عمل درآمد کے ذریعے ایسے بے شمار افراد کو تلاش کیا جا سکتا ہے جو بظاہر تندرست ہونے کے باوجود تھیلا سیمیا مائنر میں مبتلا ہوں۔

ہمارے معاشرے میں عموماً شادیاں یا تو نزدیکی رشتہ داروں میں اور یا پھر برادری اور قبیلے وغیرہ ہی میں کی جاتی ہیں۔ تھیلا سیمیا کا مرض، چونکہ موروثی ہے اس لیے یہ بیماری اس خاندان کے اندر ہی موجود رہتی ہے۔ ہم نے تھیلا سیمیا میجر کے کئی خاندانوں پہ ٹیسٹ کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اگر ایک تھیلا سیمیا میجر کے بچے کے نزدیکی رشتہ دار یعنی ماموں خالہ پھوپھی اور چچا اور ان کے بچوں کے تھیلا سیمیا کے ٹیسٹ کیے جائیں تو ان میں تقریباً 30% افراد ایسے ہوں گے جن کو تھیلا سیمیا مائنر ہوگا جبکہ تھیلا سیمیا مائنر کی عمومی شرح تقریباً 5% ہے۔

جب ایک غیر شادی شدہ فرد تھیلا سیمیا مائنر میں مبتلا پایا جائے تو انتہائی ضروری ہے کہ وہ جہاں شادی کرے اس مرد یا عورت کو تھیلا سیمیا مائنر نہیں ہونا چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ خطرناک صورت میں نکل سکتا ہے اس بظاہر آسان ترکیب سے ایک بہت بڑی مشکل سے بچا جا سکتا ہے۔

شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

جن افراد کے تھیلا سیمیا میجر کے علاوہ کافی تعداد میں تندرست بچے پیدا ہوں ان کے لیے مناسب مشورہ یہ ہوگا کہ مزید بچے پیدا کرنے سے گریز کریں ورنہ تھیلا سیمیا کے اور بچے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

دورانِ حمل تشخیص

اس ٹیسٹ کی سہولت پاکستان میں پہلی مرتبہ مئی ۱۹۹۴ء میں متعارف کروائی گئی تھی اور اب تک بے شمار افراد اس سہولت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں یہ ٹیسٹ ان والدین کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے جو مختصر خاندان اور صحت مند بچوں کی خواہش رکھتے ہوں۔ دونوں والدین کو تھیلا سیمیا مائنر ہونے کی صورت میں حمل کے دوران بچے کو تھیلا سیمیا میجر ہونے کا امکان 25% ہے۔ دورانِ حمل تشخیص کا مقصد اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ تھیلا سیمیا میجر کا شکار تو نہیں ہے۔ اگر ٹیسٹ کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہو جائے کہ بچہ بالکل تندرست ہے یا اسکو تھیلا سیمیا مائنر ہے تو اس صورت میں حمل جاری رہتا ہے اور ایک صحت مند بچہ پیدا ہوتا ہے یہاں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ پیدا ہونے والے بچے میں تھیلا سیمیا مائنر کی موجودگی کو بھی نارمل سمجھا جاتا ہے ٹیسٹ کے نتیجے کے بعد اگر یہ پتہ چلے کہ پیدا ہونے والے بچے کو تھیلا سیمیا میجر ہے تو ایسی صورت میں والدین کو حمل ضائع کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے تھیلا سیمیا میجر کے بچوں کی پیدائش پر مکمل قابو پایا جا سکتا ہے۔ حمل کو ضائع کرنے کے بارے میں ایک جید عالم دین مفتی مولانا تقی عثمانی صاحب جن کا تعلق دارالافتاء کراچی سے ہے اس بارے میں فتوی لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اسلام ہمیں تھیلا سیمیا جیسی شدید نوعیت کی بیماریوں کی حمل کے دوران تشخیص اور اس کے نتیجے کی روشنی میں حمل کے ۱۲۰ یوم پورے ہونے سے قبل ضائع کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

ڈاکٹر صہیب احمد

ایم بی بی ایس۔ ایف سی پی ایس۔ پی ایچ ڈی (لندن)۔

جینیٹکس ریسورس سنٹر (GRC)

رافع مال پشاور روڈ ویسٹریج راولپنڈی فون:+92-51-5167312

web: www.grcpk.com email: info@grcpk.com

تھیلاسیمیا کی پیدائش سے قبل تشخیص

تھیلاسیمیا ایک موروثی مرض ہے جس کا نقص والدین سے بچے میں منتقل ہوتا ہے۔ دونوں والدین (ماں اور باپ) کو تھیلاسیمیا مائنر ہونے کی صورت میں حمل کے دوران بچے کو تھیلاسیمیا میجر ہونے کا 25% امکان ہوتا ہے۔ جدید سائنسی ترقی کی بدولت اب ہم بچے کی پیدائش سے قبل بھی تھیلاسیمیا کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ اگر ٹیسٹ کے ذریعے یہ ثابت ہو جائے کہ پیدا ہونے والے بچے میں تھیلاسیمیا میجر کا نقص موجود ہے تو ایسے بچے کی پیدائش کو اسقاط حمل کے ذریعے روکا جا سکتا ہے۔

پیدائش سے قبل تشخیص دو مراحل میں کی جاتی ہے۔ پہلے مرحلے میں والدین کے ٹیسٹ سے تھیلاسیمیا کا جینیاتی نقص معلوم کیا جاتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں پیدا ہونے والے بچے کا سامپل (نمونہ) حاصل کیا جاتا ہے اور اس پر والدین میں موجود جینیاتی نقص کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بچے کا سامپل حمل کے 16-10 ہفتے کے دوران لیا جا سکتا ہے۔ اس کیلئے ایک مخصوص انجکشن سرنج اور الٹرا ساؤنڈ کا استعمال کیا جاتا ھے۔ یہ طریقہ ماں اور بچے دونوں ہی کیلئے محفوظ ہے۔ تاہم تقریباً 2% خواتین میں بچے کے سامپل کے حصول کی وجہ سے حمل ضائع ہو سکتا ہے۔ بچے کے سامپل کے حصول کے دوران اکثر خواتین معمولی لیکن قابل برداشت تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ اس کیلئے ہسپتال میں داخلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بچے کے سامپل میں تھیلاسیمیا کا نقص معلوم کرنے کیلئے جدید سائنسی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹیسٹ میں غلطی کے امکان کے بارے میں اکثر لوگ جاننا چاہتے ہیں۔ ہمارے اب تک کیے گئے تقریباً آٹھ ہزار ٹیسٹوں کے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس ٹیسٹ میں غلطی کا امکان تقریباً 0.5% ہوتا ہے۔ یعنی 200 افراد کے ٹیسٹ میں تقریباً ایک غلطی ہو سکتی ہے۔

اسقاط حمل کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر:

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور مریضوں کی اکثریت ایسے طبقے سے تعلق رکھتی ہے جن میں اسلامی احکامات پہ سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ایسے معاشرے میں حمل کو ضائع کرنے کے بارے میں مریضوں کی ہچکچاہٹ ایک قدرتی امر ہے۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد تقی عثمانی کے فتویٰ کے مطابق اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے کہ اگر طبی تحقیق سے ثابت ہو جائے کہ بچے میں تھیلسیمیا جیسی مہلک بیماری موجود ہے تو اس حمل کو 120 دن (17 ہفتے) سے قبل ضائع کیا جا سکتا ہے۔ 120 دن کی مدت کو مدنظر رکھتے ہوئے والدین سے گزارش ہے کہ وہ اس مدت سے قبل ہی اس ٹیسٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اگر آپ کو اس ٹیسٹ کے بارے میں مزید معلومات درکار ہیں یا آپ یہ ٹیسٹ کروانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

جینیٹکس ریسورس سنٹر (GRC)

رافع مال پشاور روڈ ویسٹریج راولپنڈی فون: 92-51-5167312+

web: www.grcpk.com email: info@grcpk.com